توحید کی حقیقت

(خطاب بہ موقع شہداء ختم نبوت کانفرنس ۶/مارچ ۱۹۸۶ء، مسجد احرار، چناب نگر)

ابنِ امیرِ شریعت سیّد عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب: حافظ محمد اکمل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَداً وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِنَ الذُّلِ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا. سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا. وَاَشْھَدُاَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَلَّذِیْ اَرْسَلَ مُحَمَّدً اَنبِیاً وَّرَسُوْلاً وَّشَاھِدًا وَمُبَشِّراً وَنَذِیْراً وَدَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجاً مُّنِیْراً. وَصَلَّی اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَاَشْجَاعِہٖ وَاَحْذَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْماً کَثِیْراً کَثِیْرَا. اَللّٰھُمَّ صَلِ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد. اَللّٰھُمَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد.

اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے۔ وہی اور صرف وہی اس لائق ہے کہ اسکا شکر ادا کیا جائے اس کی حمد پڑھی جائے۔ اس کی بارگاہ میں اپنے وجود کے سب سے معزز اور آبرومند حصے پیشانی کو جھکایا جائے۔ اپنی عبدیت کا اقرار کیا جائے اور اس کے معبود کامل ہونے کا اظہار کیا جائے۔ اپنے تذلیل کی انتہا دکھائی جائے۔ اور اس کی عزت کی انتہا قبول کی جائے۔ یہی اسلام کی بنیاد ہے۔ جو شخص اللہ کی صفات اور اللہ کی ذات کو اس طرح نہیں مانتا جس طرح سرورِ کونین رسول الثقلین، امام المَشرِ قین والمغربین صلی اللہ علیہ وسلم نے تئیس برس سنایا سمجھایا اور منوایا تو وہ مومن نہیں ہے۔ یہ موضوع تو اس قابل ہے کہ اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ ہر آدمی کے لیے الہٰ اور صفات الہٰ پر تین مہینے کا ریفریشر کورس ہو۔ اور ان پڑھ لوگوں کی اصلاح کے لیے مستقل تعلیم و تبلیغ کا انتظام ہو، لیکن اپنی کم مائیگی کے باوجود مختصراً جو میں بیان کر سکتا ہوں وہ عرض خدمت کرتا ہوں۔ اسلام کی بنیاد کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکواۃ، جہاد، اعمال، رسالت، قیامت، اختیارات پر ہے اور عقائد کے یہ جتنے بھی حصے ہیں ان سب کی بنیاد توحید پر ہے۔ کوئی عقیدہ ختم نبوت، امامت ورسالت، قیامت وعدالت، نماز، روزہ کلمہ، حج، زکواۃ، صدقہ وخیرات، کوئی سوشل ورک، انسانی خدمت اور کوئی شریفانہ عمل، اس وقت تک اجر کے قابل نہیں جب تک انسان کے عقیدے کی بنیاد وحدت الٰہیہ پر قائم نہ ہو۔ یہ وہ عقیدہ ہے جس کے لیے کم و پیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ورسل مبعوث ہوئے۔ کسی نبی ورسول نے آکر صرف اپنا وجود نہیں منوایا۔ ہر نبی نے اپنی بعثت کو، اظہارِ نبوت واعلانِ نبوت کے بعد منوایا۔ کسی بھی نبی کا واقعہ پڑھ لیجیے۔ تمام انبیاء ورسل کا ایک ہی بیان ہے۔

وَ اِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ (الاعراف:۶۵)

اوراسی طرح قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا، انھوں نے کہا کہ بھائیو اللہ کی عبادت کرواس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔

وَ اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ (الاعراف ۷۳)

(اور قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح (علیہ السلام) کو بھیجا تو صالح (علیہ السلام) نے کہا کہ اے قوم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔)

وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْہِ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ (الانبیاء ۲۵)

(اور جو پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھیجے ان کی طرف یہی وحی بھیجی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت کرو۔)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے پہلے ہم نے جس قدر انبیاء ورسل مبعوث کیے سب سے پہلے ان کو یہ ذمہ داری سونپی کہ قوم کو بتاؤ لا الٰہ الا اللہ یہ نہیں فرمایا:

لَا سَمِیْعَ وَلَا خَبِیْرَ وَلَا مُحْیِی وَلَا مُمِیْتُ وَلَا مُسَخِّرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَلَا رَحِیْمَ وَلَا رَحْمٰنَ، وَلَا جَبَّارَ وَلَا قَھَّارَ، وَلَا سَتَّارَ وَلَا غَفَّارَ.

ان سے یہ نہیں کہلوایا صفات پر بحث نہیں کرائی۔ یہ نہیں منوایا کہ کون زندہ کرنے والا اور کون مارنے والا ہے۔ کون رزاق اور کون خالق ہے؟ بلکہ منوایا تو صرف اور صرف: الٰہ : مَالَکُمْ مِنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ۔ اب الٰہ کے لفظ پر علماء نے جو بحث کی تو ہزاروں صفحات لکھ ڈالے: الٰہ کیا ہے؟

اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ (طٰہٰ:۱۴) (میں جو ہوں اللہ ہوں کسی کی بندگی نہیں سوائے میرے سو میری بندگی کرو۔)

مکہ مکرمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تئیس برس یہ تھوڑا ہی کہا ہے میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں، مانو لا الٰہ الا انا، لا الٰہ الا انا، لا الٰہ الا انا، اللہ کو منوایا۔ اللہ کو مان لیا تو پھر اللہ سے ولایت...... ایک ہے اللہ کی ولایت اور ایک ہے اللہ سے ولایت۔ اللہ کو جب مان لیا تو اب اللہ سے ولایت کو مانو، پھر ولایت دو قسم پر ہے۔ ایک ہے ولایت خاصہ اور ایک دوسری ہے ولایت عامہ۔ ولایت خاصہ مشتمل ہے نبوت ورسالت وامامت پر۔

رسالت نبوت اور امامت کا انتخاب:

اور یاد رکھیے امامت عام چیز ہے اور نبوت اس سے کچھ عام اور رسالت خاص ہے۔ ہر امام رسول نہیں ہوسکتا۔ ہر امام نبی تو ہوسکتا ہے۔ لیکن ہر نبی رسول نہیں ہوسکتا۔ رسول صاحبِ شریعت ہوتا ہے۔ حلال وحرام کا اختیار لے کر آتا ہے۔ سابقہ شریعت کے قوانین میں ترمیم وتنسیخ کا حق لے کے آتا ہے رسالت کے بعد درجہ ہے نبوت کا۔ اس کے بعد امامت کا۔ لیکن یہ تینوں چیزیں اپنے بنانے یا کمانے سے نہیں ملتیں۔ کہ اگر پانچ لاکھ آدمی اکٹھے ہو کر کسی کو امام مان لیں تو وہ امام ہو گیا، نہیں، نہ امامت کسبی چیز ہے اور نہ ہی نبوت کسب سے ملتی ہے۔ اور نہ رسالت کسب کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔ یہ مناصب کمائی سے نہیں ملتے بلکہ انتخاب الٰہی ہے۔

اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ (الحج ۷۵)

(اللہ چُنتا ہے فرشتوں میں سے اور انسانوں میں سے۔) ساتویں پارے کا ایک پورا رکوع ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اس انتخاب کو: اجتبا: کہا ہے۔

اجْتَبَیْنٰھُمْ وَ ھَدَیْنٰھُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (الانعام ۸۷)

(ان کو برگزیدہ بھی کیا تھا اور سیدھا راستہ بھی دکھایا تھا۔) اس سے پہلے شروع ہوتا ہے۔

وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَ نُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ (الانعام:۸۴)

اور ہم نے ان کو اسحاق اور یعقوب بخشے اور سب کو ھدایت دی اور پہلے نوح کو بھی ھدایت دی اور ان کی اولاد میں سے۔ اور پھر ان کی ذریت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ وَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَ اِخْوَانِهِمْ (الانعام ۸۷)

ابراہیم علیہ السلام کے آباؤ اجداد میں سے ہم نے، ان کی اولاد میں سے ہم نے، اور ان کے بھائیوں میں سے ہم نے چنا۔ یہ پبلک الیکشن نہیں ہوا۔ یہ لوگ (POWER OF VOTE) سے منتخب نہیں ہوئے۔ اور نہ ہی جاگیرداروں، وڈیروں، مذہبی اجارہ داروں، مذہبی وڈیروں کے انتخاب سے وہ نبی و رسول بنے۔

وَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَ اِخْوَانِهِمْ (الانعام ۸۷)

اِجْتَبَیْنٰهُمْ: ہم نے چنا ان کو یہاں اِنَّا کا لفظ نہیں کہا۔ تاہم...... الفاظ میں بھی جلال و شکوہ بولتا ہے۔ جہاں اللہ اس قسم کی گفتگو فرماتے ہیں، الفاظ اتنی قوت والے، جلال والے، آمرانہ انداز کے ہوتے ہیں۔ اور آمریت مطلقہ کا پیکر ہوتے ہیں۔ جہاں قرآن کے تحفظ کی بات کی وہاں فرمایا۔

اِنَّـا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر:۹) (بیشک یہ (کتاب) نصیحت ہم نے ہی اتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔)

چار مرتبہ! انا، نحن، نزلنا، وانا، اللہ اکبر...... طاقت، قوت، صولت، شاہی، دبدبہ، سطوت، جلال، امر...... آمر مطلق اللہ کا یہ حکم ہے کہ ہم نے نازل کیا۔ اور ہم ہی حفاظت کرنے والے ہیں۔ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتخاب کا ذکر آیا فرمایا۔ اِنَّاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ. بیشک ہم نے وحی کی ہم نے چنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو...... مکہ کے لوگوں نے نہیں چنا ننھیال نے نہیں چنا، ددھیال نے نہیں چنا، کسی کی غیبی خبر کی وجہ سے نہیں چنا گیا۔ ماں کے رحم میں تھا تو: مجتباء الٰھی: تھا۔ باپ کی صلبِ گرامی میں تھا تو: اجتباء الٰھیہ: کا نشانِ عظیم تھا۔

کون ہے؟ جو اس مقام پہ کھڑا ہو کے یہ کہہ سکے کہ میں ہوں جس سے خدا گفتگو کرتا رہے۔ خدا ان سے گفتگو نہیں کرتا جن کے ضمیر و خمیر اور فطرت و خون میں غلاظت کی آمیزش ہو۔ جس کی ماں کا ظاہر و باطن، جس کے باپ کا ظاہر اور باطن مطہر اور پوتّر ہو نبوت وہاں جنم لیتی ہے۔ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا!

وُلِدتُّ مِنْ اَصْلَابِ الطَّیِّبَةِ وَاَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ نِكَاحًا لَا سِفَاحًا. (سیرت المصطفیٰ، ج۲، ص۱۳)

کہ میں پاک پشتوں اور پاک رحموں سے جنا گیا ہوں۔ میرے آباؤ اجداد میں کبھی کسی نے زنا نہیں کیا یہ ہے ولایت خاصہ!

ولایت خاصہ:

جو نہیں ملتی کسی کی کمائی سے۔ رات بھر ایک سو نفل نہیں! ایک ہزار نفل پڑھنے کی طاقت ہو تو پڑھو۔ ہر چار رکعت میں ایک قرآن ختم کرو، مریضوں، غریبوں، بے نواؤں، درماندوں، اور واماندوں کی خدمت میں زندگی بسر کردو۔ مدارسِ عربیہ کی ایک لائن لگادو۔ مساجد کی پرشکوہ عمارت سے انسانیت کو جھکادو۔ لیکن اس سب کچھ کے باوجود نہ نبوت ملے گی۔ نہ امامت ملے گی۔ نہ رسالت ملے گی۔ یہ ولایت خاصہ ہے۔ یہ اجتباء الٰھیہ ہے۔ اجتباء خاص ہے جو صرف اللہ کے قبضہ میں ہے کسی کے قبضہ میں نہیں۔ اور نبوت و رسالت و امامت نسل در نسل نہیں چلتی۔ اس کی مرضی ہو چلا دے۔ نہ چلائے۔ تو کوئی پکڑ نہیں سکتا۔

وَ رَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَ یَخْتَارُ مَا کَانَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ (القصص ۶۸)

(اور تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جیسے چاہتا ہے برگزیدہ کر لیتا ہے ان کو اس کا اختیار نہیں ہے۔)

اللہ کو نہ مشیر چاہیے اور نہ وزیر...... اور جو مشیر رکھے وہ اللہ نہیں۔ مختصراً والد ماجد رحمہ اللہ کے الفاظ میں الٰہ وہ ذات ہے جس کے بغیر کسی کا کام نہ چلے۔ اور جس کا کام کسی بن نہ اٹکے وہ الٰہ ہے۔ کوئی بھی اپنی مرضی سے اپنا کام نہیں چلا سکتا۔ اور اللہ کا کام روک نہیں سکتا جب تک حکمِ الٰہی کا نزول نہ ہو۔ کائنات کے فیصلے کیسے کرے گا، اپنی مرضی سے وہ تو بات نہیں کر سکتا۔

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوحٰی عَلَّمَہٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی ذُو مِرَّۃٍ (نجم ۵)

(اور نہیں بولتا اپنے نفس کی خواہش، یہ تو حکم ہے بھیجا ہوا اس کو سکھلایا ہے سخت قوتوں والے نے، زور آور نے۔)

خدشہ نہیں۔ اللہ نے فرمایا میں قوی الامین ہوں۔ جو پیام لے کر آیا وہ متین وقوی وامین ہے۔ روح امین ہے۔ اور جس کی طرف بھیجا: فَھُوَ اَمِیْنٌ قَوِیٌّ

دیکھیں کیسی کیسی قیدیں لگائی ہیں۔ کیسی شرطیں، پابندیاں، دائیں بائیں کے اثرات، شرور، وفتن، خطرات، اور تمام خباثتوں، دنائتوں۔ اور نجاستوں سے، بچا بچا کے قلبِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ وارد کرتا ہے۔ اللہ خود ملاوٹ سے پاک، اس کا کلام ملاوٹ سے پاک، اور جو لانے والا ہے ملاوٹ کرنے کی اس میں ہمت ہی نہیں۔ اور جس کے دل پہ وارد ہو رہا ہے۔ اس کو اللہ نے ازل سے پاک رکھا ہے...... یہ ہے اللہ کا کلام اور یوں ملتا ہے۔ صاحبِ ولایت کو۔ اور صاحبِ ولایت خاصہ کو۔ ولایت خاصہ کمائی سے نہیں ملتی۔ پبلک کے ووٹ سے نہیں ملتی جیسے کافرانہ جمہوری نظام کا اصول ہے کہ (گورنمنٹ آف دی پیپل بائی دی پیپل، فار دی پیپل) یہ ولایت پیپل اور بوہڑ سے نہیں ملتی۔ اور نہ شیشموں اور کیکروں سے ملتی ہے۔ صاحب! بے رہورانِ کوئے ملامت، اودنی الطبع، کج ہمت وزلیغ باطن وزلیغ ظاہر کے پیکر خسیس، اخس وارذل!...... نہیں ملتی یہ دولت کمانے سے۔ رت جگوں سے نہیں ملتی۔ فصاحت وبلاغت سے نہیں ملتی یہ اس کا اجتباء ہے۔ ولایت خاصہ مہتر کے بیٹے کو بھی مل سکتی ہے۔ سید زادے کو بھی مل سکتی ہے۔ سکھ کا بیٹا مسلمان ہوا اتباع رسالت میں کمال حاصل کرے وہ بھی ولی عام ہو سکتا ہے۔

اتباع رسول کی شرط کیا ہے؟

کیا شرط لگائی ہے اللہ تعالیٰ نے۔ اسلامی ٹرمینالوجی میں خاص اصطلاح کیا ہے؟ جس کی بنیاد پر کسی کو ولی کہا جا سکتا ہے...... وہ ہے، متقی۔ مولوی کی بات مت مانو مگر اللہ کے بندو تمھارے لیے جو قرآن نازل کیا گیا ہے اس کو تو مانو جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیئیس برس کاوش کی۔ فرمایا: اِنْ اَوْلِیَآءُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ. (الانفال ۳۴)

کہ اس کے ولی متقیوں کے سوا ہو نہیں سکتے۔ یہاں جو اصل برادری ازل سے ہمارے مقدر میں لکھی ہوئی ہے۔ اس سے بھی تو بات کر لیں نا! کیا......؟ یہاں سے یوں چٹکی اٹھائی مٹی کی۔ ہاتھ میں رکھی: چررائٹ: منڈا تیار۔ یہ ولی نہیں یہ شعبدہ باز ہے۔ ہاں کوئی دکھیارا۔ ستم رسیدہ، تھکا ہارا، چاروں جانب سے جس کو مار پڑی ہو۔ پٹ پٹا کے کسی اللہ کے بندے کی گود میں آجائے اور اللہ کو رحم آجائے۔ وہ ہاتھ اٹھا دے اور اللہ قبول کر لے۔ اور اس کی کایا پلٹ دے یہ تو ہو سکتا ہے مگر بس میں نہیں ہے۔ بس میں کہنا، ماننا یہ تقویٰ کے خلاف ہے اور یہ حرام ہے۔ بس میں کسی کے کچھ نہیں ہے۔ بس میں تو نبی کے یہ نہیں کہ لفظ بدل دے۔ مالی

اَنْ اُبَدِّلَہٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰی اِلَیَّ (یونس: ۱۵)

(مجھ کو اختیار نہیں کہ اسے اپنی طرف سے بدل دوں، میں تو اسی کے حکم کا تابع ہوں جو میری طرف آتا ہے۔)

رسول الثقلین، امام المشرقین والمغربین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعلمین، سید الاوّلین والاخرین، قائد الغرالمحجلین صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرماتے ہیں۔ کہ'' مالی میرا کیا حق ہے۔

اِنْ اُبَدِّلَہ' مِنْ تِلْقَآءِ نَفْسِیْ کہ میں اپنی طرف سے کوئی تبدیلی پیدا کروں؟......اور کسی کو کیا اختیار ہوگا......؟

شان اور اختیار میں فرق:

لوگوں نے شان اور اختیار میں فرق نہیں کیا۔ اختیار اس کے قبضے میں ہے، شان وہ بانٹتا ہے......نبوت اسے دیدی، رسالت اسے دے دی۔ امامت اسے دے دی۔ اور ان کا جو تابع فرماں ہوگا۔ تقویٰ اختیار کرے گا ولایت اسے دے دی...... اور تقویٰ کیا ہے؟ حرام سے بچنا جو حرام سے نہیں بچتا وہ متقی نہیں ہے۔ چاہے ہوا میں اڑتا ہو۔ اور یہ کہتا ہو کہ میں پھونک مارتا ہوں تری بہو کے پیٹ پر، اگر پیدا ہونیوالے بچہ کے پیٹ پر میرے ہاتھ کا نشان ہو تو سمجھ لینا کہ میں نے دیا ہے...... یہ شخص جھوٹا خبیث ہے۔ لو! سارے زندے مردے اکٹھے ہو جاؤ، مجھے بیٹا دیدو، نہیں تو لڑکی ہی دیدو، میں بے اولاد ہوں۔

دے سکتا ہے تو آ میرے سامنے میں دیکھوں تو کونسا پھنیر سانپ ہے۔ شرم نہیں آتی تم لوگوں کو۔ گوشت پوست کا انسان، سات سیر پاخانہ پیٹ میں اٹھائے پھرتے ہو۔ پاخانہ کر کے استنجانہ کرو تو تم نا قابلِ قبول، قابل نفرت، بدبودار، اور سنڈاس انسان ہو۔ ایسا دعویٰ کرنا حرام ہے۔ ہاں! یہ کہے کہ بھائی میں اللہ سے بھیک مانگتا ہوں اس کی بارگاہ میں ماتھا بچھاتا ہوں۔ ناک رگڑتا ہوں مجھ غریب و نادار کی سن لے اور کرم کر دے تو اس کے اختیار میں ہے۔ دعا کرتا ہوں...... یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے۔

فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَ نَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَ کَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ (الانبیآء:۸۸)

(اور ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور ان کو غم سے نجات بخشی اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح نجات دیا کرتے ہیں۔)

ہم نے سب کی پکار سنی، ان کا گریہ، ان کی زاری، ان کی آہ و بکا، ان کا نالہ و شیون ان کی فریاد، ہم نے سنی اور ہم نے قبول کی۔ اور ہم نے نجات دیدی۔ ایک نبی بتاؤ جس کا کرب اللہ نے دور نہ کیا ہو۔ سید الانبیاء والرسلین، آپ کی دعا ذرا پڑھیے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَ ابْنُ اَمَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَائُکَ

(حصن حصین، امام محمد الجزری، ص ۲۷۰)

(اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور تیری بندی کا بیٹا ہوں۔ میری پشیمانی تیرے قبضۂ قدرت میں ہے، تیرا فیصلہ جو میرے بارے میں ہے نافذ ہے، تیری قضا میرے بارے میں سراپا عدل ہے۔)

اے اللہ میں تیرا بندہ، میں تیرے بندے کا بیٹا، تیری بندی کا بیٹا......کیا کسر چھوڑی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا میں؟ نہیں سمجھ میں آتا تمھیں انسان ہونا؟ کون ہے جس کے بس میں کچھ ہے۔ صرف ایک اللہ ہے جس کے بس میں سب کچھ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کمائی کیا ہے؟ غزوہ بدر کو سامنے رکھو، سرورِ کونین کی عظمتوں کا سورج طلوع ہو رہا ہے۔ آپ کے مقام و منصب کو ملاحظہ فرمائیے۔ نبی سجدے میں گر پڑتے ہیں۔ وَیَبْکِیْ کَثِیْرًا

سجدے میں گر کے روتے ہیں۔ اور وہ مٹی تر ہو جاتی ہے۔ ہمارے وجود......نہیں پوری کائنات سے زیادہ معزز آنسو......خشک صحرا سیراب ہو جاتا ہے اور ہچکی بندھ جاتی ہے۔ ایسا کیوں؟ یہ پکار کیوں؟ درخواست کیوں؟ التماس کیوں؟ گزارشات کیوں؟

اَللّٰھُمَّ اِنْ تُھْلِکْ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ اِنَّکَ لَنْ تَعْبُدْ اَبَداً (سیرت المصطفیٰ، جلد دوم، ص ۸۱)

(اے اللہ یہ جو پونجی ہے یہ جو میری کمائی ہے اگر آج کے دن یہ ہلاک ہوگئی تو اے اللہ قیامت تک آپ کی عبادت نہیں ہو سکے گی۔)

اِنَّکَ لَنْ تَعْبُدَ اَبَداً

اپنی پونجی بھی پیش کی اور ایک قسم کا چیلنج بھی کر دیا کہ مجھے کہا تھا کہ کمائی کرو میں نے کی۔ اب تیرے حوالے ہے میری کمائی، یہ عصابہ حاضر ہے۔ یہ چھوٹی سی جماعت، یہ چھوٹا سا گروہ، میری یہ تیرہ چودہ برس کی کمائی.......میں اپنی پونجی لے کے تیری بارگاہ میں حاضر ہو گیا ہوں اب سنبھال اسے۔ پھر سنبھالا اس نے۔ اس کا جو وعدہ ہے کہ یوں کوشش کر کے آؤ تو میں سنبھالا کرتا ہوں۔ اور آج بھی آپ کے اور ہمارے ذمے یہی ہے نتائج ہمارے ذمّہ نہیں ہیں جناب! بات کر دوں نا......رہا تو جاتا نہیں۔ راستہ چلتا ہوا آدمی......راستے سے کانٹے، گوبر، کیلے کے چھلکے اور فنا کے گوگھرو، خارِ مغیل، پریشان کرنے والی رکاوٹیں۔ مسافروں کے حالات کو دگرگوں کرنے والی ان کا ہٹانا اچھے مسافروں کا کام ہے۔ ولایت عامہ ملتی ہے آپ میں سے ہر شخص لے سکتا ہے ہر شخص ولی اللہ بن سکتا ہے۔ نبی اللہ نہیں بن سکتا بنئے محنت کیجئے کیسے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیئیس برس کی حیات طیبہ کو علماء بیان کرتے کرتے تھک گئے۔ ہر حلقے کے عالم نے آپ کو سیرت طیبہ سے آشنائی کرائی، تعارف کرایا سمجھایا مدارس عربیہ کے طلباء کرام احادیث مکرمہ مقدسہ پڑھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی بھوک برداشت کی۔ آج کل کی بولی میں اپنے مفادات کو کتنی مرتبہ قربان کیا۔ دنیا کی محبت کو دین کی محبت پہ کیسے قربان کیا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اِنْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (التوبہ:۳۸)

اللہ کے راستے میں نکلو۔ ذاتی مفادات قربان کرو۔ جس طریقِ زندگی میں اللہ کی راہ میں نکلنا نہیں وہ دین نہیں۔ اپنا مال، اپنا وقت، اپنے مفادات قربان کیجئے۔ شہداء ختم نبوت کانفرنس ہر سال ہوتی ہے ہم تو اس کو دینی عمل سمجھتے ہیں۔ ہمارے اس عمل کو اگر کوئی سیاست سمجھتا ہے تو یہ غلط ہے۔ اور آج کل کی سیاست کا نام ہے، ڈاج پالیٹکس، (DODGE POLITICS) ڈاج دو ایک کو، دو کو، بائیس کو، لاکھ کو، کروڑ کو، آگے نکل جاؤ۔ دین یہ کہتا ہے کہ خود کو پیچھے رکھو سب کو آگے بڑھاؤ۔ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں آگے چلاؤ۔ کارواں بناؤ۔ فوج در فوج، جوق در جوق مسلمان اللہ کے دین میں شامل ہوں۔ اعمال، اخلاق، معاملات، اعتقادات، عبادات، ایک ایک گوشے میں اسلام مانگتا ہے اللہ تو!

اور جنابِ والا جو اصل بات ہے مثلاً میری دکان ہے......کہا جی اچھا......آج کا اجلاس ختم ہو لے کل جمعہ ہے ویسے بھی چھٹی ہے میں شام چار بجے دکان چھوڑ کے نکلوں گا۔ اگر یہ دین ہے......وہ بھی دین ہے اس میں کوئی شک نہیں ماں باپ کی خدمت کرنا، دین ہے۔ بچوں کا پیٹ پالنا بھی دین ہے گھریلو تقاضے پورے کرنا یہ سب دین ہے لیکن اس میں دنیا کب شامل ہو جاتی ہے؟ جب دین قربان ہونے لگتا ہے۔ اذان ہوئی۔ مسجد میں نہیں گئے دین قربان ہو گیا کہ نہیں؟ زمیندار ہے، ہل چلا رہا ہے۔ ساتھ کے ہمسائے کا گنا توڑ لیا پانی کی باری آئی پانی چوری کر لیا۔ گھاس چوری کر لی۔ کماد کے بیس پچیس گنے توڑ لیے۔ یہ سب حرام کی شمولیت ہے۔ آپ لوگ ماڈرن ایجوکیشن حاصل کرتے ہو دین نہیں پڑھتے۔ ابا جان مر جائیں تو جنازے کی دعا نہیں آتی۔ حرام ہے وہ تمہارا ایجوکیشن کا سسٹم۔

تعلیم و تبلیغ پر اجر:

مولوی منبر پہ بیٹھ کے کلمہ حق نہیں بتاتا سارا وعظ حرام گیا۔ اور اس کے پیسے طے کر لیئے۔ پانچ سو روپیہ، ہزار روپیہ، دس ہزار روپیہ، حرام ہے۔ یہ تقویٰ کے خلاف ہے۔ اللہ کے دین پر کبھی کسی نے اجر نہیں لیا۔ ایک ہے تعلیم، اور ایک ہے تبلیغ، تعلیم پر اجر بالاتفاق حلال ہے اور تبلیغ پر اجر بالاتفاق حرام ہے۔ اگر یہ حلال ہوتا تو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حلال ہوتا ہے۔ جن کے پاؤں کی ٹھوکر میں کونین کی عظمت موجود ہے۔ نہیں ابھی بھی میں نے کم بات کہی ہے۔ جن کے مرکب گھوڑا، خچر،

اونٹنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جس چیز پر سواری کی ہے اس کے سموں اور جوتوں میں کونین کی عظمت ہے۔ یہ چیز حلال ہوتی تو اس کے لیے جس کے باپ ہونے میں کوئی شک بھی نہ کر سکے میرے متعلق کوئی یہ کب گمان کرے گا کہ یہ سب کو بیٹی سمجھتا ہے میرے متعلق اگر کوئی یہ گمان کریگا تو پانچ فیصد!...... پچانوے فیصد کہے گا کہ یہ بدمعاش ہے جھوٹا اور کذاب ہے۔ حسن پرست ہے نظر باز ہے، مکار ہے، فریبی ہے، دھوکے باز ہے۔ یہ سب حرام ہے کیسے ولایت عامہ ملے گی۔ ولایت کس کو ملے گی۔ کہاں ہے مجھے بھی ڈھونڈ کے دکھاؤ۔ میں بھی اس کی تلاش میں پھرتا ہوں۔ مجھے ستائیس برس ہوگئے مارا مارا پھر رہا ہوں انسانیت کے اس بے آب وگیاہ اور لق ودق صحرا میں کہ مجھے بھی ولایت عامہ دستیاب ہو۔۔۔۔ ملتی ہی نہیں۔ ہاں! گورکھ دھندہ ہے جھوٹ کا، فریب کا، مکر ودغا، کا البتہ فنکار ہیں۔ غلام احمد بھی فنکار تھا۔ ہاں ہاں میں مزاق نہیں کرتا۔ میں نے پڑھا ہے کہ اس ظالم کے پاس بیٹھنے سے دل پر اثر ہوتا تھا۔ یہ تسخیر کا عمل ہوتا ہے۔ یہ فن ہے اسکا نام کرامت نہیں۔ اور نہ ہی ولایت وتقویٰ ہے۔ مرزائیوں کے پاس یہ کمال موجود ہے۔ مجھے میرے دوست نے بتایا کہ وہ جو بڑا خبیث تھا نا...... کیا نام ہے اس کا؟...... بشیر الدین محمود

الا اے قادیانی طفل مردود
کہ خوانندت بشیر الدین محمود
پسر اکذب پدر فرزانہ کذاب

اس کے پاس بھی یہ آرٹ موجود تھا اس کے ساتھ آدمی آنکھ ملاتا تو اثر ہوتا تھا۔ مگر مومن کا اصل کمال ہے'' اِتّقا'' تقویٰ'' تقویٰ'' حرام سے بچنا، حرام سے بچنا، حرام سے بچنا، اور حرام ہزاروں شکلوں میں اپنے ہیولے، کیفیتیں تبدیل کر کے آتا ہے، بڑی خوبصورتی کے ساتھ، بڑی آہستگی کے ساتھ، روشنی بن کر، حسن وجمال بن کر، رعنائی لے کر، مفادات لے کر اور نجانے کیا کیا کمالات کے خواب دکھا کے آتا ہے۔ فریب راہوں میں بیٹھ جاتا ہے۔ صورتِ اعتبار بن کر۔

کچھ لوگ وفاؤں کا لہو چہرے پہ مل کے
بیٹھے ہیں سر راہ گزر شہر میں تیرے

اور اگر اس قسم کی ولایت کو ماننا ہے تو پھر یہ ان سب کے پاس ہے۔

(جاری ہے)

ضروری اطلاع

ملک میں آئے روز بڑھتی ہوئی ہوش رُبا مہنگائی نے جہاں دوسرے شعبہ ہائے زندگی کو متاثر کیا ہے، وہاں طباعت کا کام بھی خاصا متاثر ہوا ہے۔ کاغذ اور چھپائی کے نرخوں میں بے تحاشا اضافہ سے خصوصاً مجلّاتی صحافت شدید مشکلات کا شکار ہے۔

ادارہ نے بادلِ نخواستہ اس مجبوری کے پیش نظر موجودہ شمارہ سے ''نقیب ختم نبوت'' کی قیمت فی شمارہ -/20 روپے اور سالانہ زرِ تعاون -/200 روپے کر دی ہے۔ امید ہے قارئین قیمت کے اس اضافے کو قبول کرتے ہوئے ادارے سے تعاون جاری رکھیں گے۔ (ادارہ)